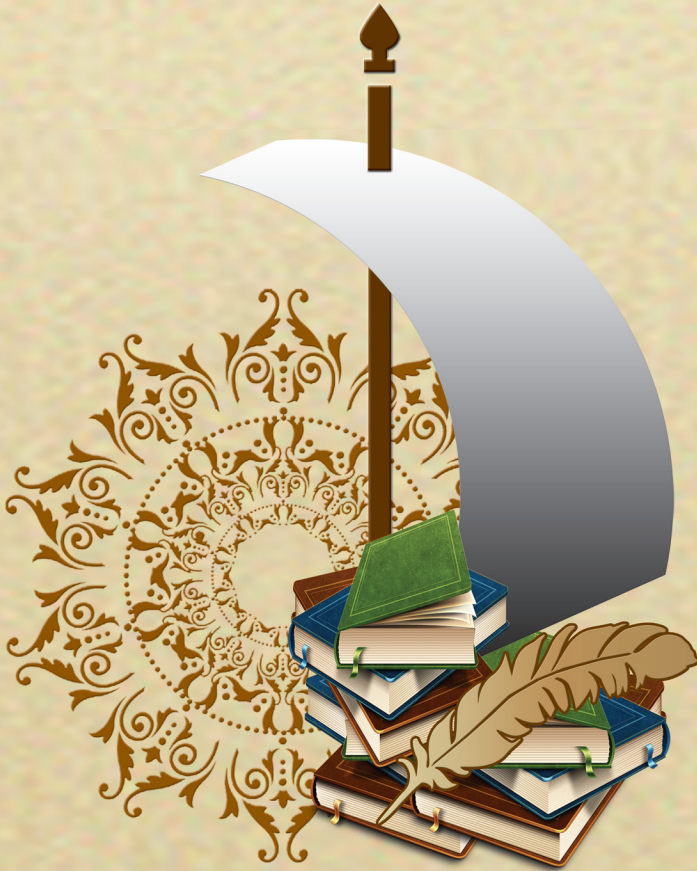


سمٹ و سرفٹار



Alumni Assn. Dept. of Urdu

انجمن طلباء قدیم، تنصیبہ اردو

جامعہ سری وینکٹپتتورا: تروپتی

بسم الله الرحمن الرحيم

سمت درویش

بموقع جشن الماس

شعبه اردو جامعہ سری وینکٹیشور، تروپتی [آندھرا پردیش]

۱۴ / اور ۱۵ مارچ ۲۰۲۰ء

مدیر اعلیٰ

ڈاکٹر محمد ثناء احمد

صدر شعبہ اردو

مدیر

ڈاکٹر محمد امین اللہ

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو



زیر اہتمام: انجمن طلباء قدیم شعبہ اردو

C جملہ حقوق محفوظ

سمت و رفتار (مجموعہ مضامین و مقالات)

بہ موقع جشن الماس شعبہ اردو جامعہ سری وینکٹیشور، تروپتی [آندھرا پردیش]

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر محمد نثار احمد مدیر: ڈاکٹر محمد امین اللہ

چار سو پچاس صفحات | پانچ سو جلدیں | باراول: مارچ دو ہزار بیس عیسوی

ترتیب: قاسم علی خان | سرورق: دبستان فاؤنڈیشن، کڈپہ

قیمت: Price per Copy 500=00

رابطہ

Department of Arabic, Persian & Urdu

Sri Venkateswara University

TIRUPATI-517502 [Andhra Pradesh]

Mob: 8247554351 | e-mail: nissar.svu@gmail.com

ISBN 978-81-922156-8-6

Samth-o-Rafthaar [Collection of Articles]

Book Released in Commemoration of

The Diamond Jubilee Celebrations

Dept. of Arabic, Persian & Urdu

Sri Venkateswara University, Tirupati (A.P)

Editor In-chief: Dr. Md. Nisar Ahmed

Editor: Dr. Md. Ameenullah

450 Pages | 500 Copies | First Published: March 2020

Printed @: Anupama Printers, Hyderabad.

Published By: Al-Muneer Publications

Chitvel-516150 [Kadapa Dt.] A.P

انتساب

مادر علمی

شعبہ اردو جامعہ سری وینکٹیشور، تروپتی

کے نام

جس کے فیض کا سلسلہ آج بھی جاری ہے

نشان راہ

7	پیغامات
14	مقدمہ

وسائل اور امکانات

19	ڈاکٹر محمد امین اللہ	1	شعبہ اردو کی سرگرمیاں
28	پروفیسر قاضی حبیب احمد	2	جامعات کے اردو شعبہ جات میں نشر و اشاعت کی گنجائشیں
35	پروفیسر خطیب سید مصطفیٰ	3	رائل سیما کے اردو ادبی ورثے کا تحفظ
51	ڈاکٹر سید وحی اللہ بختیاری عمری	4	شعبہ اردو: وسائل اور امکانات — جدید ذرائع ابلاغ سے استفادہ

نشان منزل

61	سید حسینی بابا شاہ شہ میری	5	شعبہ اردو اور میرے اساتذہ کرام
65	ڈاکٹر عطاء اللہ خان کاک سنجر	6	شعبہ اردو کے اساتذہ کا طریقہ تدریس اور ان کی نمایاں خصوصیات
79	محمد فیض اللہ	7	شعبہ اردو کے اساتذہ کی تحقیقی و تنقیدی خدمات
99	ڈاکٹر سید منیر محمدی الدین قادری منیر	8	شعبہ اردو کے ایورڈ یافتہ اساتذہ
107	ڈاکٹر عبدالغفار	9	شعبہ اردو کے طلباء کے قدیم کی تعلیمی و تدریسی خدمات
125	ڈاکٹر سید ریاض بخاری	10	شعبہ اردو کی تدریسی خدمات 1991ء تا حال
135	ڈاکٹر خواجہ پیر	11	شعبہ اردو کے طلبہ و طالبات: تحقیق و تنقید

- 12 شعبہ اردو کے ڈاکٹریٹ طلبہ ڈاکٹر سید روشن ضمیر 154
- 13 شعبہ اردو کے چند ممتاز فارغین: انتظامی خدمات ڈاکٹر محمد نقی اللہ خان نقی 177
- 14 ڈاکٹر عبدالحق کرنولی: بانی شعبہ اردو ڈاکٹر راہی فدائی 192

ان ہی کے فیض سے.....

- 15 پروفیسر رضی الدین احمد پروفیسر بشیر احمد 205
- 16 پروفیسر رضی الدین احمد: فرشتہ صفت انسان ڈاکٹر داؤد خان 211
- 17 شہاب جعفری: کچھ یادیں کچھ باتیں پروفیسر مظفر علی شہ میری 216
- 18 اُستادِ گرامی قدر پروفیسر احتشام احمد ندوی پروفیسر مظفر علی شہ میری 227
- 19 پروفیسر سید احتشام احمد ندوی ڈاکٹر سید وحی اللہ بختیاری عمری 234
- 20 سلیمان اطہر جاوید کا ادبی سفر پروفیسر رفعت النساء بیگم 243
- 21 استاذ الانام پروفیسر سلیمان اطہر جاوید: شخصیت اور ادبی خدمات پروفیسر ستار ساحر 250
- 22 استاذی عبدالغنی فاروقی صاحب مرحوم ڈاکٹر بشیر احمد 261
- 23 ڈاکٹر عبدالاحد: شخصیت کے آئینے میں ڈاکٹر بشیر احمد 270

سلسلے چراغوں کے

- 24 پروفیسر بشیر احمد: میری نظر میں ڈاکٹر وحید کوثر 277
- 25 استاذی پروفیسر مظفر علی شہ میری: طریقہ تدریس ڈاکٹر محمد امین اللہ 284
- 26 مظفر شہ میری: علمی و ادبی خدمات ڈاکٹر عرفانہ بیگم 293
- 27 پروفیسر ستار ساحر: علمی و ادبی، تعلیمی و تنظیمی خدمات ڈاکٹر ایم۔ نظام الدین 310
- 28 پروفیسر ستار ساحر کی علمی و ادبی خدمات ڈاکٹر عرفانہ بیگم 317

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی

ڈاکٹر سید وحی اللہ بختیاری عمری

شعبہ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، رائے چوٹی

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی، کچھوچھو شریف کے خانوادہ سادات کے چشم و چراغ ہیں۔ وہ خاندان اشرفیہ سے نسبی تعلق رکھتے ہیں، جس کے جد اعلیٰ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی ہیں موضع ”مخدوم پور پیر زادگان“۔ ضلع سلطان پور، اتر پردیش میں 1938 میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اتوارہ اور تھیلینڈی کے اسکولوں میں ہوئی۔ پھر تعلیمات اسلام امین آباد، لکھنؤ میں چہارم کلاس پڑھی، اور اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے عالمیت اور فضیلت کی اسناد حاصل کیں۔ انہوں نے 1954 میں ندوۃ العلماء سے فارغ ہونے کے بعد 1955 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے میٹرکولیشن کیا۔ انٹر میڈیٹ اور بی، اے کی ڈگری بھی جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے حاصل کی۔

ایم، اے، عربی، ایم، ٹی، ایچ (دینیات) اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے حاصل کیں۔ پی ایچ ڈی کے لیے ”جدید عربی تنقید کا ارتقا“ کے عنوان پر عربی میں مقالہ لکھا، جس کا بعد میں اردو میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ 1970 میں ایم، اے، اردو بھی کامیاب کیا۔

بہ الفاظ دیگر عربی میں ایم، اے، دینیات میں ماسٹر آف تھیالوجی اور ایم، اے اردو کے ساتھ انہوں نے عربی ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی شخصیت کے ارتقا میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹیوں اداروں کا اہم رول رہا ہے۔

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کی تدریسی زندگی کا آغاز شعبہ عربی، فارسی اور اردو، وینکٹیشور

یونیورسٹی، تروپتی میں بحیثیت لکچرر 1964 کو ہوا۔ 1970 تک ایس۔وی۔ یونیورسٹی تروپتی میں خدمات انجام دینے کے بعد شعبہ عربی، کالی کٹ یونیورسٹی، کیرلا میں ریڈر، پھر پروفیسر و صدر شعبہ عربی مقرر ہوئے۔ کالی کٹ یونیورسٹی سے وظیفے پر 1998 میں سبکدوش ہوئے۔ مارچ 1999ء تک توسیع پر کالی کٹ یونیورسٹی میں رہے۔

شعبہ اردو، ایس۔وی۔ یونیورسٹی سے وابستہ رہے اساتذہ میں پروفیسر سید احتشام احمد ندوی بھی ایک اچھے قلم کار رہے ہیں۔ انہوں نے اسلامی، ادبی اور سوانحی موضوعات پر سینکڑوں مقالات لکھے ہیں۔ ان کی کئی تصانیف شائع ہوئی ہیں۔

۱۔ تنقیدی نظریات کا مطالعہ ۲۔ جدید عربی ادب کا ارتقا

۳۔ عربی شاعری کے جدید رجحانات ۴۔ دورِ حاضر کی اسلامی تحریکیں

۵۔ گنودان۔ ایک جائزہ ۶۔ مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی۔ مرتب کردہ

۷۔ ردائے گل / سیدہ ضیاء خورشید کا مجموعہ کلام۔ مرتب کردہ

مولانا احتشام احمد ندوی کے علمی و ادبی مقالات کی تعداد 300 سے زیادہ ہے جو ملک کے مشہور علمی و ادبی رسائل، جرائد اور خصوصی اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں جیسے ماہنامہ ’معارف‘، ’اعظم گڑھ‘۔ ماہنامہ ’برہان‘، دہلی۔ ماہنامہ ’جامعہ‘، نئی دہلی۔ ’صدقِ جدید‘، لکھنؤ۔ ’پندرہ روزہ‘، ’تعمیر حیات‘، لکھنؤ۔ ماہنامہ ’سب رس‘، حیدرآباد۔ ماہنامہ ’ادیب‘، علی گڑھ۔ ہفت روزہ ’ہماری زبان‘، علی گڑھ۔ ’سہ ماہی‘ اردو، علی گڑھ۔ ’قومی زبان‘، کراچی۔ ’مجلہ علوم اسلامیہ‘، علی گڑھ۔ ماہنامہ ’راہِ اعتدال‘، عمرآباد۔ ’سہ ماہی‘، کاروانِ ادب، لکھنؤ۔ وغیرہ

مولانا احتشام کے مقالات کا کوئی مجموعہ شائع نہیں ہو سکا ہے۔ مولانا سید احتشام احمد کو بھی

اس کا شدید احساس ہے۔ وہ اپنے ایک خط میں پروفیسر بدرالدین الحافظ کے نام لکھتے ہیں:

”میں نے کتابیں تو بہت لکھی ہیں، مگر سب بکس کی زینت ہیں۔ مسودے رکھے

ہوئے ہیں، شائع کرنا مشکل امر ہے، لکھنا آسان ہے۔ تجربہ سے یہی ثابت ہوا۔ ذرا غور فرمائیے کہ تقریباً چالیس برس سے مقالات رسائل میں لکھ رہا ہوں۔ 300 کے قریب مقالے ہو گئے ہیں، ان کا ایک مجموعہ بھی اب تک شائع نہ کر سکا۔ لوگ تو اپنے مقالات کے مجموعات سے شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔ پروفیسر احتشام احمد اور پروفیسر آل احمد سرور کا اصل سرمایہ ان کے تنقیدی مقالات ہیں۔ پہلے ریڈیو پر مقالے پڑھتے ہیں، پھر رسالوں میں شائع کراتے ہیں اور پھر کتاب بنا دیتے ہیں۔ ابھی ریٹائرمنٹ میں ایک سال باقی ہے۔ آج کل ایک ناپسندیدہ عمل میں مبتلا ہوں۔ غالب کے کلام کی شرح ملیالم زبان میں کر رہا ہوں اور نتیجاً ایک طویل اردو شرح بھی تیار ہوتی جا رہی ہے۔ حالاں کہ عمر آخر غالب پر صرف نہیں کرنا چاہتا تھا، مگر اب تو پھنس گیا ہوں۔ ایوان غالب والوں نے پکڑ لیا ہے۔“ فقط والسلام مع الکرام احتشام احمد ندوی۔

(مؤرخہ 4/7/1997ء، مشمولہ: نذر احتشام احمد ندوی ص: 53)

مولانا احتشام احمد ندوی کے مقالات کے مجموعے تا حال شائع نہیں ہوئے ہیں لیکن آپ کے قلم سے علمی و ادبی مضامین مسلسل نکلتے جا رہے ہیں۔ رسائل اور جراند میں اور تحقیقی مجلات میں آپ کے مضامین اشاعت پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کے مقالات میں مواد، موضوع، اسلوب کے لحاظ سے کافی تنوع پایا جاتا ہے۔ مختلف دائرہ کار سے وابستہ مختلف جہات فکر و نظر کے حامل عناوین کی وجہ سے آپ کے مقالات بھی متنوع انداز تحریر اور مختلف طرز فکر و نظر کے حامل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ندوی صاحب کے مقالات، بہت گہرے علمی افکار و نظریات سے بوجھل اور تحقیقی زاویے سے ثقیل نہیں ہوتے، بلکہ نہایت رواں، سادہ، سلیس اور سبک ہوتے ہیں۔ وہ اس ہنر سے بخوبی واقف ہیں

کہ مواد کے فکری و نظری اور انتقادی ثقل کو اسلوب کی لطافت سے کس طرح سہلِ منتع بنایا جاسکتا ہے۔

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کی نثر کا خصوصی پہلو یہ ہے کہ ان کی تحریر نہایت رواں، ادبیت سے مملو اور زبان و بیان کے بے شمار اوصاف سے متصف ہوتی ہے۔ ان کے علمی و ادبی مقالات کے بارے میں یہ خیال بھی اپنی جگہ صداقت پر مبنی ہے کہ ان کے مقالات نہایت ثقیل نہ ہو کر ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔ ادبی موضوعات پر ان کے مقالات ”جاذبِ نظر“ سرخی سے مزین ہوتے ہیں۔ موضوع کا اظہار خود عنوان سے ہوتا ہے، اور وہ عام معلومات کو اپنے منفرد و دلنشین انداز سے مرتب شکل میں پیش کرتے ہیں۔ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ کسی معلوم موضوع کا کوئی مبہم پہلو تلاش کرتے ہیں، اور خوبصورت عنوان کو زیبِ مضمون کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے قاری مضمون کی گرفت میں رہتا ہے۔ اس تاثر کی تفصیل کے لیے پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کے چند مقالات کے عناوین درج ذیل ہیں:

”مومن کے ذہنی رجحانات“۔ ”حیوانات۔ آئینہ شاعری میں“۔ ”شہرِ کلکتہ۔ آئینہ شاعری میں“۔ ”رامپور۔ آئینہ شاعری میں“۔ ”دکن۔ آئینہ شاعری میں“۔ ”دہلی۔ آئینہ شاعری میں“۔ ”لکھنؤ۔ اردو شاعری کے آئینہ میں“۔ ”غالب۔ انانیت کے آئینہ میں“۔ ”ادبی تنقید کا تخلیقی نظریہ“۔ ”مومن کا سیاسی تغزل“۔ ”جوہرِ شعر کی ایک وجدانی تعبیر“۔ ”فن کار کا شباب“۔ ”غالب کے مقطعوں میں ان کی شخصیت“۔ ”طنز کا نظریاتی مطالعہ“۔ ”دید و شنید۔ فکر و فن کے آئینہ میں“۔ ”افغان۔ اقبال کی نظر میں“۔ ”مسجدِ قرطبہ کا تنقیدی مطالعہ“۔ ”روایتی تغزل“۔ ”شاعری کے عناصر“۔ ”آل احمد سرور کا اندازِ بیان“۔

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کی ایک اہم اور مشہور تصنیف ”تنقیدی نظریات کا مطالعہ“ ہے۔ اس کتاب پر پروفیسر احتشام حسین لکھتے ہیں:

”ڈاکٹر ندوی کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے مضامین معتبر رسائل میں نکلتے رہتے ہیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کی بعد سے انہیں ادب کے طالب علموں میں زیادہ ہر دلعزیزی حاصل ہوگی۔ میں جانتا ہوں کہ ان کے بہت سے خیالات اور ان کی تعمیرات سے اختلاف کیا جائے گا۔ شاید یہ بھی کہا جائے کہ انہوں نے بعض نقاط نظر کی صحیح نمائندگی نہیں کی ہے۔ لیکن میں اس تصنیف کا خیر مقدم اس لیے کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وسیع مطالعے کے نتائج سے ہمیں مستفیض کیا ہے اور تنقید کے چند ایسے پہلوؤں سے روشناس کرایا ہے جن سے اردو ادب کے طالب علم اچھی طرح واقف نہ تھے۔ جنہیں اختلاف ہوگا وہ اپنے خیالات اپنے انداز سے پیش کر کے تسکین حاصل کر سکتے ہیں۔“

(مشمولہ: نذرِ احتشام احمد ندوی، ص: 22)

سید احتشام احمد ندوی کی دوسری اہم تصنیف ”جدید عربی ادب کا ارتقا“ ہے۔ یہ کتاب موصوف کے علمی، ادبی، تاریخی، ادب عربی پر مشتمل مقالوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر سید کمال اللہ بختیاری ندوی لکھتے ہیں:

”یہ کتاب بڑی معلوماتی اور فکر انگیز ہے۔ نہ صرف یہ کہ لائق مطالعہ ہے بلکہ اس موضوع پر اردو میں لکھنے والوں کے لیے نشانِ راہ بھی ہے۔ کتاب گونا گوں خصوصیات کی حامل اور مستند حوالوں سے مزین ہے۔ پروفیسر ندوی نے اس کتاب میں تحقیق کا، سوانح نگاری کا اور تاریخ ادب عربی کا حق ادا کیا ہے۔ یہ کتاب اردو داں طبقے کے لیے بہت ہی اہم اور قابل ذکر ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے تاریخ ادب عربی کے اکثر گوشوں سے واقفیت ہو جاتی ہے۔“

(نذرِ احتشام احمد ندوی، ص: 23)

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کی ایک اور تصنیف ”عربی شاعری کے جدید رجحانات“ ہے۔ اس کتاب کی ایک دلچسپ داستان ہے۔ دراصل انھوں نے جدید عربی شاعری کا ارتقا کے عنوان سے ایک مفصل کتاب 1969ء میں لکھی تھی، جو 400 صفحات پر مشتمل تھی۔ پروفیسر آل احمد سرور کی اجازت ملنے پر اس کتاب کو انجمن ترقی اردو کو بھیج دیا تاکہ وہاں سے شائع ہو سکے۔ پھر پتہ نہ چلا کہ کتاب کہاں گئی، نہ مسودہ واپس ملا، اور نہ کسی خط کا جواب ملا۔ اتفاق دیکھیے کہ ”جدید عربی شاعری کا ارتقا“ کے مقدمے کی ایک کاپی ڈاکٹر صاحب کے پاس باقی رہ گئی تھی، لہذا اسی مقدمے کو عربی شاعری کے جدید رجحانات کے نام سے انھوں نے شائع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اصل کتاب غائب ہے۔

مقدمہ کے علاوہ اس کتاب کے چار حصے اور تھے جن میں پہلا حصہ مصری شعرا پر دوسرا حصہ شامی شعرا پر تیسرا حصہ عراقی شعرا پر چوتھا حصہ لبنانی شعرا پر تھا۔ اس میں خوش نصیبی سے شامی اور عراقی شعرا کی تلخیص کر کے چار قسطوں میں دو مقالوں کی شکل میں ڈاکٹر صاحب نے معارف میں شائع کروا دیا تھا۔ اس طرح یہ حصہ بھی محفوظ رہ گیا۔ جب کتاب کے مقدمہ کو ڈاکٹر محمد، ریڈر شعبہ عربی، کالی کٹ نے دیکھا تو ڈاکٹر احتشام سے خواہش کہ شعرا کے حالات اور ان پر تبصرہ اختصار سے دوبارہ لکھ دیں، تاکہ مقدمہ کے ساتھ طلبہ کو شعرا کے حالات اور ان پر اختصار کے ساتھ تنقیدی مواد بھی مل سکے۔ ان کی خواہش تھی کہ مالا باری طلبہ کے لیے اس کتاب کو ملیا لم زبان میں ترجمہ کر کے پیش کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر احتشام نے صرف معروف شعرا کے حالات زندگی اور ان کی شاعری پر ہلکا سا تبصرہ اردو میں لکھ دیا۔

اس کتاب میں عربی ادب میں برپا ہونے والی ان تمام ادبی تحریکوں کا جائزہ لیا گیا ہے، جو مصر، لبنان، اور بحری ادب میں پیدا ہوئیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہی ہے کہ اس میں ادب عربی کی تمام ادبی تحریکوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک جامع کتاب ہے کیوں کہ اس میں جامعیت

کے ساتھ عربی کی ادبی تحریکات اور ان کے محرکات اور اسباب و علل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ خاص طور پر عربی کے مہجری ادب کا اردو میں تفصیلی تعارف اسی کتاب کا مرہونِ منت ہے۔ ادبی تحریکات کے اثرات و نتائج کے تفصیلی جائزہ کے علاوہ جدید عربی شاعری اور ادب میں جو تجدید پیدا ہوا، اس کے اسباب کا بھی تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

پروفیسر احتشام احمد ندوی نے اس کتاب ”جدید عربی شاعری کے رجحانات“ میں مہجری شاعری کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ جبران نے جو تحریک رابطہ قلمیہ کے نام سے شروع کی، اس میں بغاوت کے عناصر تھے۔ عروض سے بغاوت تھی۔ عربی صرف و نحو سے بغاوت تھی۔ قدامت سے بغاوت تھی، مگر عصبہ اندلیہ تحریک کے شعرا نے کلاسیکی شاعری کو بہ نظر استحسان دیکھا اور پرتگالی شاعری سے بھی استفادہ کیا۔ اس لیے برازیل جہاں یہ تحریک شروع ہوئی، اس کی زبان پرتگالی تھی۔ رابطہ قلمیہ 1920ء میں نیویارک میں شروع ہوئی اور رابطہ قلمیہ سان اولو، برازیل میں 1933ء میں شروع ہوئی۔ آزاد شاعری، مہجری شاعری میں ملتی ہے، مگر آزاد شاعری وہی کر سکتا ہے، جو عمودی شاعری پر قدرت رکھتا ہو۔ عمودی شاعری کلاسیکی شاعری کو کہتے ہیں، جو عربی کی سولہ ۱۶ بحرؤں کے اوزان پر ہو۔ رابطہ قلمیہ کے بانی اور مؤسس خلیل جبران ہیں، جب کہ عصبہ اندلیہ کے بانی میثال معلوف ہیں۔

”اس کتاب میں پروفیسر احتشام احمد ندوی نے سماجی شاعری، مہجری شاعری، تمثیلی شاعری، رومانیت، واقعیت، رمزیت، تحریک الدیوان، اور مہجری شاعری کی دو تحریکوں رابطہ القلمیہ اور العصبہ الاندلیہ کے تمام عناصر شعر و ادب سے بحث کی ہے۔ ان کے اثرات و نتائج سے استنباط کیا ہے، اور جدید عربی شاعری کے بارے میں نتیجہ خیز مباحث ہمارے سامنے پیش کیے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب قلیل الحجم ہوتے ہوئے بھی وقیع مواد پر مبنی ہے اور جدید ادبی و شعری تحریکوں کا احاطہ کر لیتی ہے۔“

پروفیسر احتشام احمد ندوی کی ایک اور تصنیف ”عربی تنقید کا ارتقا۔ تعارف و تجزیہ“ ہے۔ یہ ان کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جسے انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے لکھا تھا۔ اس کتاب کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر اقبال حسین ندوی (شعبہ عربی، ایفلو، حیدرآباد) لکھتے ہیں:

”ہندوستان میں شاید وہ پہلے اہل قلم ادیب اور ناقد ہیں، جنہوں نے جدید عربی شاعری کے رجحانات اور جدید نثر نگاری کے موضوع پر کتابیں تحریر کیں۔ ان کی ان کتابوں سے ہندوستان کے علمی و ادبی حلقہ نے بھرپور استفادہ کیا اور جدید عربی شاعری اور جدید نثر نگاری پر معلومات حاصل کرنے کے لیے ان کا مہربان منت ہے۔ ان کے بعد بھی ان کی متعدد تصانیف سامنے آئی ہیں۔ ان کے عالمانہ محققانہ مضامین ہندوستان اور بیرون ہند کے تمام صفحہ اول کے علمی و ادبی رسائل میں منظر عام پر آتے رہتے ہیں اور ان کے علم و ادب کا سرچشمہ مستقل طور پر جاری ہے، اس میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی۔ علم و تحقیق ان کی زندگی کا نقش لازوال ہے اور انہوں نے اپنے قلم کی روشنائی خشک ہونے نہیں دی، بلکہ شام صبح کے معمول کے مطابق ان کا قلم رواں دواں ہے اور علم و ادب کی آبیاری کے ساتھ ساتھ لذتِ تقریر بھی تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے۔“

مولانا سید احتشام احمد ندوی کی ایک اور تصنیف ”دورِ حاضر کی اسلامی تحریکیں“ ہے۔ اس کتاب میں اسلامی تحریکوں کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں بہت سی معلومات یکجا دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اس کتاب میں جن تحریکات کا تعارف اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے، درج ذیل ہیں:

- (۱) محمد بن عبدالوہاب اور ان کی اصلاحی تحریک
- (۲) سنوی تحریک کی تنظیمی و نظریاتی بنیادیں
- (۳) تحریک سید احمد شہید
- (۴) سرسید کی اصلاحی تحریک

(۵) سید جمال الدین افغانی کی انقلابی تحریک (۶) مفتی محمد عبدہ کی اصلاحی تحریک

(۷) تحریک دیوبند (۸) تحریک ندوۃ العلماء (۹) سید رشید رضا کی تحریک المنار

(۱۰) تحریک خلافت (۱۱) جماعت النور ترکی کی ایک عظیم اسلامی تحریک

(۱۲) اخوان المسلمین (۱۳) جماعت اسلامی (۱۴) تبلیغی جماعت۔

”دورِ حاضر کی اسلامی تحریکیں“ میں سید احتشام احمد ندوی نے جن خیالات کا اظہار کیا، اس میں بہت سے فکر انگیز پہلو بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے عالمی تناظر میں ایک وسیع نکتہ نظر میں سوچنے کے زاویے نکلتے ہیں۔ علامہ جمال الدین افغانی اور ان کے استاذ مفتی محمد عبدہ کے بارے میں کئی اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ علی گڑھ، دیوبند اور ندوۂ ہندوستانی مسلمانوں کے ملی سرمایہ میں اہمیت کے حامل ہیں جن سے کما حقہ واقفیت اور متعادل رائے قائم کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

پروفیسر احتشام احمد ندوی نے اپنی شریک حیات سیدہ ضیاء خورشید کا مجموعہ کلام ”ردائے گل“ کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ ان کی رفیق حیات بھی ایک قادر الکلام شاعرہ تھیں۔ ان کے کلام کو یکجا کر کے ان کی وفات کے بعد شائع کیا گیا۔ اس میں انہوں نے ایک مضمون ”ادیبہ و شاعرہ ضیاء خورشید کی زندگی“ کے نام سے لکھا ہے۔ شاعرہ کی ایک نظم ”الوداع! اے ترپتی“ کے چند شعر اور ایک غزل کے دو شعر یہاں درج کیے جاتے ہیں:

الوداع! اے ترپتی! پھولوں کی بستی الوداع! اے بلندی کوہ کی، وادی کی پستی الوداع!
دل میں تھا غربت کا ماتم، لکھنؤ کی یاد بھی تیرے حسنِ جاں فزا سے ہم رہے دلشاد بھی
چھوڑ کر اب تجھ میں اپنے نقشِ پا جاتے ہیں ہم اک خزینہ تیری یادوں کا لیے جاتے ہیں ہم
چھوڑ کر تجھ کو بھی اب تجدیدِ غم کرتے ہیں ہم الوداع! اے ترپتی! با چشمِ غم کہتے ہیں ہم

☆☆☆



Book released in Commemoration of
Diamond Jubilee Celebrations
[1959-2019]

Dept. of Arabic, Persian & Urdu
Sri Venkateswara University
Tirupati-517502 [A.P]

SAMTH-O-RAFTHAAR

Collection of Articles

Editor In-Chief

Dr. Md. Nisar Ahmed
Head, Dept. of Urdu

Editor

Dr. Md. Ameenullah
Asst. Prof. Dept. of Urdu

ISBN 978-81-922156-8-6



Al Muneer Publications
Chitvel-516150 [Kadapa Dt.]A.P

KADAPA-516005 A.P.
Mob: 9000050945

Dabistan



جشن الماس
تتبعہ اردو، جامعہ سری وینکٹیشیتورا: تروییتی